سوال

(44) منتروں تعویزوں اور دموں کے لکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ مریضوں مجنونوں اور نفسیاتی بیماریوں میں بتلا لوگوں کے لئے قرآن وسنت کے کلمات کو بطور تعویز لکھتے ہیں۔ ہم نے انہیں ایسا نہ کرنے کی نصیحت کی تو انھوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کلمات کو بطور تعویز لکھنا منع نہیں حالانکہ یہ ایسے لوگوں پر بھی تعویز لٹکا دیتے ہیں جو پاک نہیں ہوتے۔ مثلاً حیض اور نفاس والی عورت مجنون ومدہوش مرد اور چھوٹا بچہ جسے عقل ہوتی ہے۔ نہ طہارت کا شعور تو کیا ان تعویزوں وغیرہ کا لکھنا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید اذکار اور دعاؤں کے ساتھ دم کی اجازت دی ہے۔ بشرط یہ کہ اذکار اور ادعیہ میں شرک نہ ہو یا وہ ایسے کلام پر مشتمل نہ ہوں۔ جن کا مفہوم واضح نہ ہو۔ کیونکہ عوف بن مالک سے مروی ہے۔ کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے اور اس بارے میں جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک

(صحیح مسلم کتاب السلام باب لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک ح: 2200)

''میرے سامنے اپنے دم پیش کرو دم میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ شرکیہ نہ ہو''

اس طرح کے دم کے بارے میں علماء کا اجماع ہے۔ کہ یہ جائز ہے۔ بشرط یہ کہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس میں تاثیر صرف اسی صورت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ پیدا فرما دے۔ گردن یا جسم کے کسی دوسرے حصے کے ساتھ باندھنے والا تعویز اگر قرآن کے علاوہ کچھ اور ہو تو حرام ہے بلکہ شرک ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم راي رجلا فی یدہ حلقہ من صغر فقال ماہذا؟ قال من الواہیۃ فقال انزعہا فانہا لا تزیدک الا وہنا فانک لو مت وہی علیک ما افلحت ابدا

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب تعلیق التمائم ح: 3531 مسند احمد 4/445)

''نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلہ دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا''اسے اُتار دے یہ

تجھے کمزوری کے سوا اور کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اگر اس چھلے کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا۔''

مسند احمد ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ:

من تعلق تمیمۃ فقد اشرک (احمد فی السند ٤/١٥٤/ وابو یعلی فی المسند رقم: ١٧٥٩) والحاکم فی المستدرک ٤/٤١٧)

''جس نے تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک (سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی تعلیق التمائم ج؛3883۔ مسند احمد 1/381)

''جھاڑ پھونک تعویز اور حب کے اعمال شرک ہیں۔''

خواہ جو اس نے لٹکایا ہو وہ قرآنی آیات ہی ہوں۔ صحیح بات یہی ہے کہ قرآنی آیات کا لٹکانا ممنوع ہے۔ اور اس کے تین اسباب ہیں:

1۔ تعویز لٹکانے کی ممانعت کے بارے میں احادیث عام ہیں تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

2۔ سد ذریعہ کے لئے اس کی ممانعت ہے کیونکہ اس سے غیر قرآن لٹکانے کا راستہ کھلتا ہے۔

3۔ لٹکائے جانے والے کلمات کی توہین ہوتی ہے۔ کیونکہ آدمی انہیں قضائے حاجت استنجاء اور جنسی عمل کے وقت بھی اپنے ساتھ لٹکائے ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی سورت یا آیات کا پلیٹ یا کاغذ پر لکھنا اور پھر اسے پانی یا زعفران وغیرہ کے ساتھ دھونا اور اسے برکت یا علمی استفادہ یا کسب مال یا صحت وعافیت وغیرہ کے حصول کی نیت سے پینا نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ آپ نے خود کبھی اپنے لئے ایسا کیا نہ کسی دوسرے انسان کے لئے اور نہ آپ نے اس کے لئے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین یا امت میں سے کسی کو اجازت دی حالانکہ اس وقت اس کے دواعی اور اسباب بھی موجود تھے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ اسے ترک کردیا جائے۔ اور صرف اسی پر اکتفاء کیا جائے۔ جو شریعت میں ثابت ہے۔ یعنی قرآن کریم اسماء حُسنیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت اذکار اور دعائیں اور ایسے کلمات جن کے معنی واضح ہوں۔ جن میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔ اور ایسے طریقے سے قرب الٰہی کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو اس نے خود مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ ثواب حاصل ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور فرمادے۔ غم وفکر سے نجات دے دے۔ علم نافع سے سرفراز فرمائے۔ ایک مسلمان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ طریقے ہی کافی ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور ارشادات کو کافی سمجھے تو وہ اسے غیر اللہ سے بے نیاز کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم